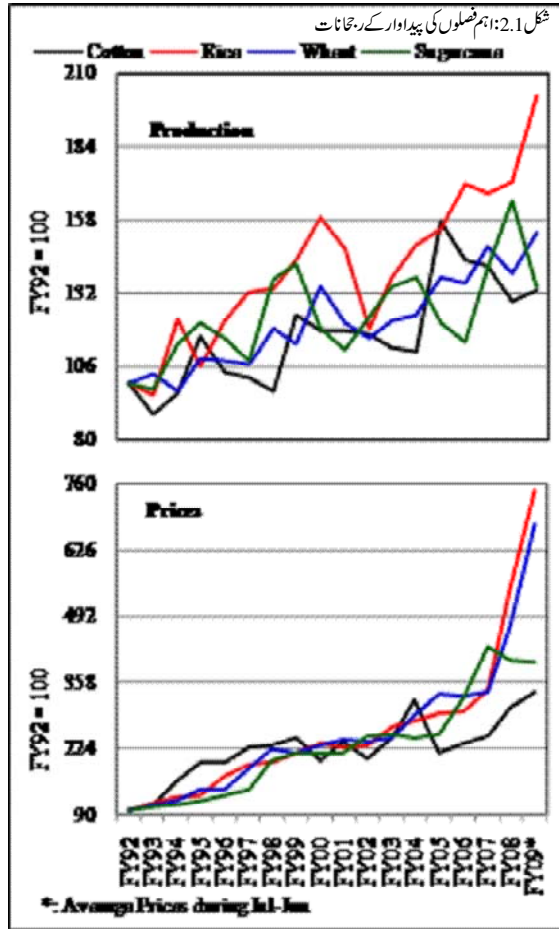


2 حقیقی پیداوار کا شعبہ

2.1 زرعی شعبے کی کارکردگی

خریف مالی سال 2009ء میں گنے کی پیداوار میں 18.5 فیصد کمی کے باوجود تمام علامات سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالی سال 2009ء کے دوران زرعی شعبے کی نمو بہتر سطح پر رہے گی۔ یہ اندازہ گندم کی متوقع عمدہ فصل، چھوٹی فصلوں کی ہدف سے زائد پیداوار اور گلہ بانی کے شعبے کی بہتر کارکردگی کے امکانات کو مد نظر رکھتے ہوئے لگایا گیا ہے۔

فصلوں کی پیداوار کو بڑھانے میں غذائی اشیاء کے بلند عالمی نرخوں کے باعث کٹائی کے گذشتہ موسم کے دوران کاشت کاروں کو حاصل ہونے والے فوائد اور حکومت کی اعانتی پالیسیوں سے بھی مدد ملی ہے۔¹ مالی سال 2009ء کے دوران قیمتوں کے اشارے اتنے واضح تھے (دیکھئے شکل 2.1) کہ کاشت کاروں نے پانی کی قلت و سرکاری نرخوں پر یوریا کی عدم دستیابی جیسے مسائل سے عہدہ براہونے کے لیے سخت محنت کی۔ مذکورہ کوششوں کو سازگار موسمی حالات سے بھی تقویت پہنچی ہے۔ یہ بات خصوصاً بیج کی فصلوں کے لیے درست ہے، جنہیں موسم سرما کی بروقت بارشوں سے مدد ملی۔ دستیاب ہونے والے محدود اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالی سال 2009ء کے دوران چھوٹی فصلوں اور گلہ بانی کے شعبے کی کارکردگی گذشتہ سال کے مقابلے میں بہتر رہے گی۔



1 وفاقی بجٹ برائے مالی سال 2009ء میں مصنوعی کھادوں کے متوازن آمیزے کو فروغ دینے کے لیے ڈی اے پی پر رعایت میں اضافہ، مصنوعی کھادوں و کیڑے مار دواؤں کو ایکسائز ڈیوٹی سے مستثنیٰ قرار دینا، آبی ذخائر کو بہتر بنانے اور پانی کے نظام کے لیے مختص رقوم میں اضافے جیسے اقدامات کا اعلان کیا گیا تھا، مزید تفصیلات کے لیے دیکھئے باکس 2.2.2، سالانہ جائزہ برائے 2007-08ء اسٹیٹ بینک آف پاکستان۔

2.1.1 فصلوں کا شعبہ

مشکلات کے باوجود مالی سال 2009ء کے دوران چاول کی پیداوار پہلے ہی تاریخ کی بلند ترین سطح تک پہنچ چکی ہے اور توقع ہے کہ گندم کی بھی ریکارڈ فصل حاصل ہوگی۔ دونوں فصلوں کی عمدہ کارکردگی کی وجوہات میں بلند نرخیوں کے باعث زیر کاشت رقبے میں اضافہ اور بلند یافت شامل ہیں (دیکھئے جدول 2.1)۔ یہ اثرات گندم کی فصل میں زیادہ نمایاں ہیں، جس کی امدادی قیمت میں 52 فیصد اضافے کا اعلان حکومت نے ہوائی کے موسم سے کافی پہلے کر دیا تھا۔

| جدول 2.1: اہم فصلوں کی کارکردگی | | | | | | |
|--|----------------|----------------|----------------|----------------|----------------|---|
| زیر کاشت رقبہ (000 ہیکٹر) | | | | | | |
| فصل | مالی سال 2007ء | مالی سال 2008ء | مالی سال 2008ء | مالی سال 2009ء | مالی سال 2009ء | مالی سال 08ء کی نسبت میں 09ء میں % تبدیلی |
| کپاس | 3,075 | 3,250 | 3,055 | 3,220 | 2,850 | -6.7 |
| گنا | 1,029 | 1,040 | 1,241 | 1,040 | 1,044 | -15.9 |
| چاول | 2,581 | 2,594 | 2,516 | 2,594 | 2,916 | 15.9 |
| گندم | 8,578 | 8,578 | 8,550 | 8,610 | 9,053 | 5.9 |
| چنا | 1,052 | 1,120 | 782 | 1,012 | - | - |
| مکئی | 1,017 | 1,001 | 1,037 | 1,001 | 1,062 | 2.4 |
| پیداوار (000 ٹن، کپاس 000 گانٹوں میں، فی کاٹھ 170.09 کلوگرام) | | | | | | |
| کپاس | 12,856 | 14,140 | 11,655 | 14,110 | 12,060 | 3.5 |
| گنا | 54,742 | 55,871 | 63,920 | 56,516 | 52,071 | -18.5 |
| چاول | 5,438 | 5,721 | 5,561 | 5,721 | 6,543 | 17.7 |
| گندم | 23,295 | 24,045 | 20,959 | 25,000 | 24,000 پ | 14.5 |
| چنا | 838 | 707 | 554 | 652 | - | - |
| مکئی | 3,088 | 3,221 | 3,109 | 3,279 | 3,326 | 7.0 |
| یافت (کلوگرام فی ہیکٹر) | | | | | | |
| کپاس | 711 | 740 | 649 | 750 | 720 | 11 |
| گنا | 53,199 | 53,722 | 51,507 | 54,342 | 49,876 | -3 |
| چاول | 2,107 | 2,205 | 2,210 | 2,205 | 2,244 | 2 |
| گندم | 2,716 | 2,803 | 2,451 | 2,904 | 2,651 پ | 8 |
| چنا | 797 | 631 | 708 | 644 | - | - |
| مکئی | 3,036 | 3,218 | 2,998 | 3,276 | 3,132 | 5 |
| ع: مہوری، ہ: ہدف، ت: تجوینہ، پ: پیچھلوی، ماخذ: وزارت خوراک، زراعت و نگہ بانی | | | | | | |

کپاس کی پیداوار میں معتدل اضافہ ہوا ہے۔ اگرچہ مالی سال 2009ء کے دوران اس کی پیداوار بڑھی ہے تاہم، یہ اضافہ مالی سال 2005ء کی بلند سطح سے خاصا کم ہے کیونکہ مالی سال 2004ء میں حکومت کی جانب سے اعلان کردہ ریکارڈ بلند نرخیوں سے کاشت کاروں کی حوصلہ افزائی ہوئی تھی۔ حالیہ مہینوں کے دوران کپاس کے نرخیوں میں اضافے سے کاشت کاروں کی حوصلہ افزائی ہوگی کہ وہ آئندہ موسم میں زیادہ کپاس کاشت کریں۔

چاول

مالی سال 2009ء کے دوران چاول کی پیداوار پہلی مرتبہ 6 ملین ٹن سے زائد رہی۔ یہ پیداوار ملکی ضروریات کے لیے درکار 2.5 ملین ٹن سے خاصی زیادہ ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ گزشتہ سال چاول پیدا کرنے والے اہم ممالک کی جانب سے اس کی درآمد پر پابندیوں کے نفاذ کے باعث بلند عالمی نرخوں نے کاشت کاروں کو زیادہ چاول اگانے کی ترغیب دی۔

پُرکشش قیمتوں اور بین الاقوامی منڈیوں میں مسابقت کی پست سطح کے نتیجے میں چاول کی برآمدات بڑھ گئیں اور مالی سال 2009ء کے دوران اس کے زیر کاشت رقبے میں 15.9 فیصد کا اضافہ ہوا ہے۔ گنے اور کپاس کی فصلوں کے لیے مختص اراضی پر چاول کاشت کیا گیا اور اہم فصلوں کے زیر کاشت مجموعی رقبے میں بھی 3.2 فیصد کا اضافہ ہوا ہے۔ مالی سال 2009ء کے دوران خوش قسمتی سے چاول کی فصل کے لیے موسم² بھی سازگار رہا۔ مزید برآں، سندھ کے کچھ حصوں میں کاشت کاروں نے دوبار چاول کاشت کیے (خریف کے اوائل اور دوبارہ موسم خریف کے آخر میں)³۔ یہ بات حوصلہ افزا ہے اور اس سے نشانہ ہی ہوتی ہے کہ مستقبل میں چاول کی پیداوار کو بڑھانے کے وسیع مواقع موجود ہیں جبکہ تقریباً 122 ہزار ہیکٹر ز پر چاول کی مختلف اقسام⁴ کی کاشت سے بھی بہتر یافت کے حصول میں مدد ملی ہے۔

یہاں یہ بات ذہن نشین رہنا ضروری ہے کہ چاول کے عالمی نرخوں میں غیر متوقع طور پر نمایاں کمی کے باعث کاشت کاروں کو اس کی عمدہ فصل سے مطلوبہ فوائد حاصل نہیں ہو سکے، جس کے نتیجے میں مالی سال 2010ء کے دوران اس کی پیداوار میں کمی واقع ہو سکتی ہے۔ تاہم، تھائی لینڈ اور ویت نام جیسے چاول برآمد کرنے والے اہم ممالک میں برآمدی قیمت متعین کرنے کے حالیہ اقدام سے توقع ہے کہ عالمی منڈیوں میں اس کی قیمتوں کو مستحکم رکھنے میں مدد ملے گی۔ قیمتوں میں استحکام سے کاشت کاروں کو اعتماد کے ساتھ فصل کاشت کرنے میں مدد ملے گی۔

کپاس

زیر کاشت رقبے⁵ میں 6.7 فیصد کمی کے نتیجے میں توقع کی جا رہی تھی کہ مالی سال 2009ء میں کپاس کی پیداوار میں خاصی کمی آئے گی لیکن اس کے برعکس پیداوار میں 3.5 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ اس کا سبب کپاس کی بہتر قیمت ہے جس نے کسانوں کی حوصلہ افزائی کی کہ وہ زیادہ پیداوار حاصل کرنے کے لیے اپنی کوششیں تیز کریں۔ اس طرح کپاس کی یافت میں 10.7 فیصد اضافے نے زیر کاشت رقبے میں کمی کے اثرات کو زائل کر دیا۔ مالی سال 2009ء کے دوران یافت میں خاطر خواہ اضافے کا ایک اور اہم سبب بی ٹی کپاس⁶ کی کاشت ہے۔ اس کے نتائج خوش کن ہیں اور ظاہر کرتے ہیں کہ ملک میں بی ٹی کپاس کاشت کرنے کی حوصلہ افزائی کی جانی چاہیے۔

مالی سال 2005ء سے کپاس کی کاشت میں مسلسل کمی تشویش کا باعث ہے۔ اس رجحان کی اہم وجوہات میں یافت میں ناموزوں اضافہ اور نرخوں

² خصوصاً، مون سون اور سرما کی بارشوں میں توسیع

³ کاشت کاروں نے فصل کی مختصر مدت کا فائدہ اٹھایا کیونکہ چاول کی کچھ اقسام 90 دنوں میں تیار ہو جاتی ہیں۔

⁴ اری اور معمولی اقسام کی کاشت

⁵ گزشتہ موسم میں کپاس کی پست قیمتوں کے علاوہ بوائے کے وقت پانی کی قلت بھی مالی سال 2009ء کے دوران اس کے زیر کاشت رقبے میں کمی کا باعث بنی ہے۔

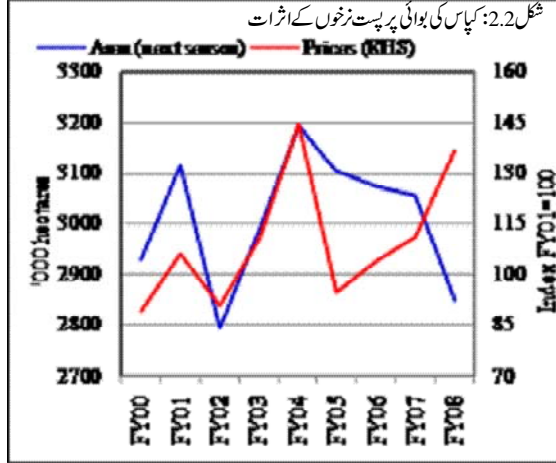
⁶ بی ٹی کپاس کو ایک غیر ملکی جین (bacillus thuringensis) کی مدد سے کاشت کیا جاتا ہے۔ کپاس کی پیٹ بیماریوں اور کیڑوں کے حملوں کی مزاحمت کرنے کی صلاحیت کی حامل ہے۔

کی پست سطح ہے جو کہ مالی سال 2004ء کی سطح سے نیچے رہی ہیں (دیکھئے شکل 2.2)۔

گندم

مالی سال 2009ء کے لیے گندم کے پیداواری ہدف پر نظر ثانی⁷ کرتے ہوئے اسے بڑھا کر 25 ملین ٹن کر دیا گیا۔ اس کی وجہ یہ توقعات ہیں کہ کاشت کاروں کو امدادی قیمت میں ہونے والے 52 فیصد اضافے سے زیادہ گندم کاشت کرنے کی ترغیب ملے گی۔ اس کے فوری اثرات بھی ظاہر ہوئے ہیں کیونکہ آب پاشی کے پانی کی قلت کے باوجود مقررہ ہدف سے 5.1 فیصد زیادہ گندم کاشت کی گئی ہے۔ اس تبدیلی میں دیگر عوامل کی اعانت بھی شامل رہی

ہے، جس میں (1) گزشتہ سال گنے کے کاشت کاروں اور شکر ملوں کے درمیان قیمتوں کا تنازع شدت اختیار کرنے کی وجہ سے کسانوں کا گنے کے بجائے گندم کاشت کرنا (2) اس سال کپاس کی چٹائی کے عمل کی قبل از وقت تکمیل⁸ اور (3) ملک کے گندم پیدا کرنے والے اہم اضلاع میں مناسب وقت پر بارشوں نے بھی کاشت کاروں کی حوصلہ افزائی کی ہے کہ وہ مزید گندم کاشت کریں۔



مالی سال 2009ء کے دوران گزشتہ سال کے مقابلے میں گندم کا زیر کاشت رقبہ پنجاب میں 7.3 فیصد، سندھ 3.7 فیصد، سرحد 0.7 فیصد اور بلوچستان میں 0.2 فیصد تک بڑھا ہے۔⁹ فصلوں کے تخمینوں کے مطابق گندم کی بوائی میں پنجاب کے بارانی علاقوں میں 8 فیصد اور آبپاشی کی سہولتوں والے علاقوں میں 7 فیصد تک اضافہ ہوا ہے (دیکھئے جدول 2.2)۔ مزید برآں، موسم سرما کی بارشوں میں توسیع کے بھی گندم کی یافت پرشبت اثرات مرتب ہوں گے۔ یہاں یہ بات ذہن نشین رہنی چاہیے کہ مالی

سال 2009ء میں سازگار موسم اور مصنوعی کھاد کے قدرے پست نرخ گندم کی فصل کے لیے مددگار ثابت ہوئے ہیں، تاہم سرکاری قیمتوں پر

⁷ اس سے پہلے 24 ملین ٹن کا ہدف مقرر کیا گیا تھا۔

⁸ کپاس کی بوائی کا عمل مالی سال 2009ء کے موسم میں وقت سے پہلے ہی مکمل (عام رجحانات کے برعکس) کیا جا چکا ہے اور اس کے نتیجے میں کپاس جلدی تیار ہوگی۔

⁹ ماخذ: وزارت خوراک و زراعت۔

مناسب مقدار میں یوریا کی بہتر دستیابی سے یافت میں مزید اضافہ ممکن تھا۔

| جدول 2.3: چھوٹی فصلوں کی پیداوار اور صرف ہزار ٹن | | | | | |
|---|---------|--------|---------|--------|---------|
| فصل | پیداوار | صرف ت | م 08ء | | م 09ء |
| | | | پیداوار | صرف ت | فائل کی |
| آلو | 2539 | 2280.0 | 2458.3 | 2308.0 | 150.3 |
| پیاز | 1902.4 | 1816.0 | 2058.9 | 1839.0 | 219.9 |
| مرچ | 95.5 | 164.0 | 104.5 | 166.0 | -61.5 |
| موگ | 177.7 | 174.0 | 140.4 | 176.0 | -35.6 |
| ماش | 17.3 | 116.0 | 16.9 | 117.0 | -100.1 |
| مسور | 17.8 | 116.0 | 21.2 | 117.0 | -95.8 |
| ت: وفاقی دفتر شماریات کے م 05ء ہاؤس، بولڈ آکٹا مک سروے پرمیٹنہ ہ: ہدف | | | | | |

گنا مالی سال 2008ء کے دوران 63.9 ملین ٹن کی ریکارڈ پیداوار کے باوجود کاشت کاروں کو اس کے ثمرات نہ ملنے کے باعث ہونے والی مایوسی کو مد نظر رکھتے ہوئے مالی سال 2009ء کے دوران گنے کی پیداوار میں نمایاں کمی حیران کن نہیں۔ شکرملوں کی جانب سے نہ صرف گنے کی خریداری میں تاخیر کی گئی بلکہ یہ الزام بھی عائد کیا گیا ہے کہ کاشت کاروں کو بروقت رقوم ادا نہیں کی گئیں۔ نتیجتاً، مالی سال 2009ء کے دوران گنے کے زیر کاشت رقبے میں 15.8 فیصد کمی واقع ہو گئی اور اس کی پیداوار 18.5 فیصد کمی کے بعد گر کر 52.1 ملین ٹن رہ گئی۔ اس کمی کی عکاسی شکر کی قلت کے باعث اس کی قیمتوں میں اضافے سے بھی ہوتی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ حکومت تمام فریقین کو اعتماد میں لے کر گنے کے متعلق ایک جامع اور موثر پالیسی تشکیل دے، جس میں اس فصل کے تمام تحریکات کا احاطہ کیا جائے (پکل کاری کے موسم کا آغاز، جاری سرمائے کے لیے شکرملوں کی قرضہ جاتی ضروریات، کسانوں کو رقوم کی ادائیگی، منڈی پر مبنی نرخوں کا تعین؛ کیونکہ یہ بات دیکھنے میں آئی ہے کہ سرکاری قیمت منڈی کے مسائل کو حل نہیں کر سکتی)۔

تاہم، ان مسائل کا طویل مدتی اور پائیدار حل مستقبلات کی ایسی موثر منڈی کو متعارف کرنے میں پنہاں ہے، جس میں فصل کا بیمہ¹⁰ اور سمجھوتے کا نفاذ شامل ہو۔

چھوٹی فصلیں

صرف کے مقابلے میں ملکی پیداوار میں کمی کے باعث مالی سال 2009ء کے لیے چھوٹی فصلوں کے زیادہ تر پیداواری اہداف میں ردوبدل کیا گیا ہے (دیکھئے جدول 2.3)۔ مزید برآں، آلو کے لیے استعمال ہونے والی اراضی پر گندم کی کاشت اور ناموافق موسم کے باعث پیاز کی فصل کو پہنچنے والے نقصان کے نتیجے میں رواں موسم کے دوران مذکورہ دونوں اہم سبز یوں کی پیداوار ہدف سے کم ہو سکتی ہے۔ تاہم، روٹمی بیجوں، موگ کی دال، دیگر سبز یوں اور پھلوں کی پیداوار میں خاطر خواہ بہتری کو مد نظر رکھتے ہوئے امکان ہے کہ مالی سال 2009ء کے دوران چھوٹی فصلوں کی مجموعی کارکردگی اچھی رہے گی۔

¹⁰ فصلوں کے بیمہ کی اسکیم بھی اپنے ابتدائی مراحل میں ہے اور امکان ہے کہ اسے کاشت کاروں میں مقبولیت حاصل ہوگی۔

| جدول 2.5: درآمدات کی مقدار (جولائی تا اکتوبر) | | | |
|---|-------|-------|----------|
| پیارا اور موہیر | م 08ء | م 09ء | % تبدیلی |
| ٹھانڈ | 70.1 | 112.7 | 60.7 |
| ٹھانڈ | 8.8 | 24.4 | 177.3 |
| آلو | 8.2 | 108.8 | 1220.8 |
| مرچ | 0.5 | 2.4 | 408.3 |
| دال ماش | 0.0 | 4.7 | - |

خوردنی تیل کی عالمی قیمتوں میں اضافے سے نہ صرف کاشت کاروں کو بلند نرخوں کے ثمرات سے مستفید میں ہونے میں مدد ملی بلکہ اس سے بڑھتے ہوئے تجارتی خسارے کو مد نظر رکھتے ہوئے ملکی پیداوار کو بڑھانے کی اہمیت بھی اجاگر ہوتی ہے۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق مالی سال 09ء میں کیٹولا اور سورج مکھی کے پھول کے زیر کاشت رقبے میں خاصا اضافہ ہوا ہے (دیکھئے جدول 2.4)۔ پاکستان آئل سیڈ ڈولپمنٹ بورڈ بھی ملک میں پام آئل اور زیتون کی کاشت کو فروغ دینے کی کوششیں کر رہا ہے۔ توقع ہے کہ ان کوششوں سے چھوٹی فصلوں کی پائیدار نمو میں مدد ملے گی اور مستقبل میں درآمدی خوردنی تیل پر انحصار کو کم کرنا ممکن ہو سکے گا۔

یہاں یہ بات ذہن نشین رہنی چاہیے کہ حالیہ مہینوں کے دوران اناج کے مقابلے میں زیادہ تر چھوٹی فصلوں کی قیمتوں میں سست روی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ اس کی وجوہات میں ملکی پیداوار کا بڑھنا اور درآمدات میں ہونے والا خاطر خواہ اضافہ ہے (دیکھئے جدول 2.5)۔ مثلاً، آلو کی ملکی پیداوار میں کمزوری کے باوجود توقع ہے کہ اس کی پیداوار ملکی ضروریات سے زیادہ رہے گی۔ تاہم، عمدہ فصل کی وجہ سے بھارت میں آلو کی قیمتوں کے گرنے کے باعث اس کی بھاری مقدار میں درآمد کے نتیجے میں جنوری 2009ء میں درآمدی ڈیوٹی کے نفاذ کے باوجود اس کے ملکی نرخوں میں کمی آئی ہے۔

زرعی خام مال

پانی کی دستیابی کی پست سطح اور یوریا کی قلت کے باوجود مالی سال 2009ء کے دوران فصلوں کے ذیلی شعبے نے بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ یوریا کے استعمال میں کمی کے نتیجے میں جولائی تا جنوری مالی سال 2009ء کے دوران زرعی قرضوں کی تقسیم بھی سست روی کا شکار رہی۔

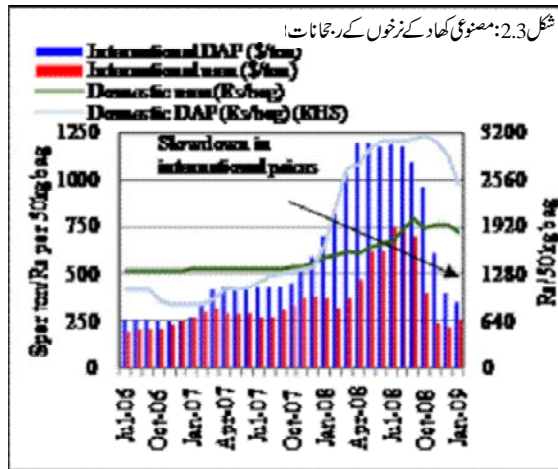
کھاد کا استعمال

جولائی تا جنوری مالی سال 2009ء کے دوران مصنوعی کھاد کے مجموعی استعمال میں 10.1 فیصد کمی آئی ہے جبکہ گزشتہ سال اس میں 5.6 فیصد اضافہ ہوا تھا (دیکھئے جدول 2.6)۔ اس کمی کا سبب منڈی کے ساختی مسائل اور مصنوعی کھادوں کے نرخ ہیں۔ مذکورہ مدت کے دوران ڈی اے پی اور پوریا کے استعمال میں بالترتیب 33 فیصد اور 3.6 فیصد کمی آئی ہے۔ مالی سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ڈی اے پی کے نرخوں میں کمی کے رجحان کی وجہ سے کسانوں نے اس کی خریداری میں احتیاط سے کام لیا۔ اس کی عکاسی مذکورہ مدت کے دوران اس کے استعمال میں تیزی سے کمی اور بعد میں اضافے سے بھی ہوتی ہے (دیکھئے شکل 2.3)۔

ملکی نرخوں میں نرمی کے بعد مالی سال 2009ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران ڈی اے پی کے استعمال میں خاصا اضافہ ہوا جبکہ حکومت کی جانب سے گندم کی امدادی قیمت میں 52 فیصد اضافہ بھی اس کا ایک اہم سبب ہے۔ اگست 2008ء میں یوریا کے عالمی نرخوں میں کمی کے رجحان کا آغاز

| جدول 2.6: کھاد کا استعمال (جولائی تا جنوری) | | | |
|---|----------|-------|-----------------|
| ملین ٹن | | | |
| مجموعی | ڈی اے پی | پوریا | م |
| 4.44 | 1.06 | 3.38 | م 06ء |
| 4.21 | 1.20 | 3.01 | م 07ء |
| 4.45 | 0.98 | 3.47 | م 08ء |
| 4.00 | 0.66 | 3.34 | م 09ء |
| نمو (%) | | | |
| -5.0 | 14.0 | -10.9 | م 07ء |
| 5.6 | -18.3 | 15.2 | م 08ء |
| -10.1 | -33.0 | -3.6 | م 09ء |
| م 09ء سے مائٹ نمونہ (%) | | | |
| -25.4 | -36.4 | -20.8 | جولائی تا ستمبر |
| 3.1 | 14.6 | -1.6 | اکتوبر تا دسمبر |

ہو گیا تھا، تاہم بدقسمتی سے کاشت کاروں کو اس کے فوائد منتقل نہیں کیے جاسکے۔¹¹ اکتوبر 2008ء میں یوریا کے ملکی نرخ گر گئے تھے، تاہم گندم کے زیر کاشت رقبے میں 6 فیصد اضافے کے نتیجے میں اس کی طلب بڑھنے کی وجہ سے یوریا کی قیمتیں ایک بار پھر بڑھ گئیں۔ گندم کے زیر کاشت رقبے میں اضافہ ظاہر کرتا ہے کہ رینج مالی سال 2009ء کے موسم میں مصنوعی کھاد کی مضبوط طلب موجود تھی۔ تاہم، یہ الزام عائد کیا جاتا ہے کہ ملک کے کچھ حصوں میں ذخیرہ اندوزی کے باعث یوریا کی مصنوعی قلت پیدا ہو گئی تھی۔ گندم کی امدادی قیمت میں خاصے اضافے اور رسد بڑھنے کے امکانات کو مد نظر رکھتے ہوئے مصنوعی کھاد کی مضبوط طلب کی پیشین گوئی کی جانی چاہیے تھی۔ مزید برآں، ذخیرہ اندوزی کی حوصلہ شکنی اور زرعی اشیائے پیدائش کی رسد کو ہموار بنانے کے لیے حکومت کو انتظامی اقدامات کرنا ہوں گے۔¹²



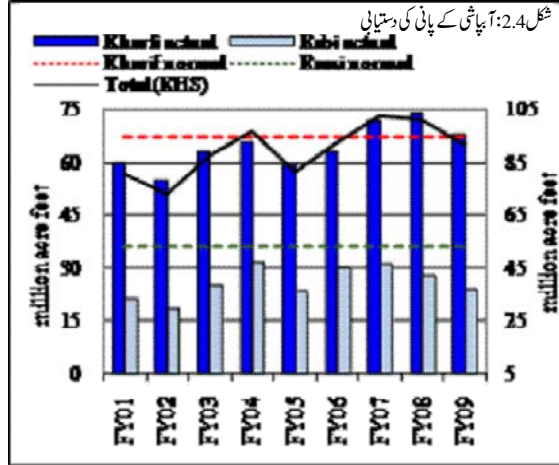
پانی کی دستیابی

حالیہ برسوں کے دوران رینج کے موسموں میں آبپاشی کے لیے درکار پانی کی فراہمی میں کمی آئی ہے (دیکھئے شکل 2.4)۔ خوش قسمتی سے خریف مالی سال 2009ء میں پانی معمول کے مطابق دستیاب تھا جس سے چاول اور کپاس کی فصلوں کو مدد ملی جبکہ موسم سرما کی بارشوں میں توسیع سے رینج کے لیے آبپاشی کے پانی میں 33.8 فیصد کمی کے اثرات کو زائل میں مدد ملی ہے۔

یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ ابتدائی طور پر رینج مالی سال 2009ء کے لیے 39 فیصد پانی کی کمی کا اندازہ لگایا گیا تھا، تاہم دسمبر۔جنوری کے دوران پنجاب، سندھ اور سرحد کے اہم فصلیں اگانے

¹¹ جنوری 2009ء کے دوران یوریا کے عالمی نرخوں میں معمولی اضافے کے ملکی نرخوں میں کمی کے رجحان پر منفی اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔

¹² صوبائی زرعی محکمے یوریا کی سرکاری نرخوں پر فروخت کو یقینی بنا سکتے ہیں۔ ذخیرہ اندوزوں کی ڈیلرشپ ختم کی جائے۔ ضلعی سطح پر یوٹیلیٹی اسٹورز کے ذریعے مصنوعی کھادوں کی فراہمی سے بڑے بازی پر مبنی ذخیرہ اندوزی کے خاتمے کی حوصلہ شکنی کی جاسکتی ہے۔

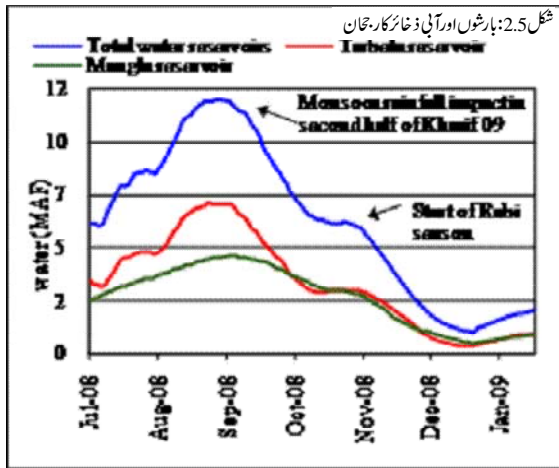


والے علاقوں میں مسلسل بارشوں سے پانی کی دستیابی بہتر ہوگئی۔ رجب مالی سال 2009ء کے آغاز پر مجموعی ذخائر کی سطح کم ہو کر 7.1 ملین ایکڑ فٹ ہوگئی جو گزشتہ سال کے اسی موسم میں 9.7 ملین ایکڑ فٹ تھی (دیکھئے شکل 2.5)۔ بارشوں نے آبی ذخائر کی سطح میں ہونے والی حالیہ بہتری میں اہم کردار ادا کیا جبکہ اس سے بارانی علاقوں میں بھی گندم کی بوائی کے اہم وقت میں کافی مدد ملی ہے۔

رجب کے دوران پانی کی شدید قلت کی عکاسی اس حقیقت سے ہوتی ہے کہ دسمبر تا جنوری مالی

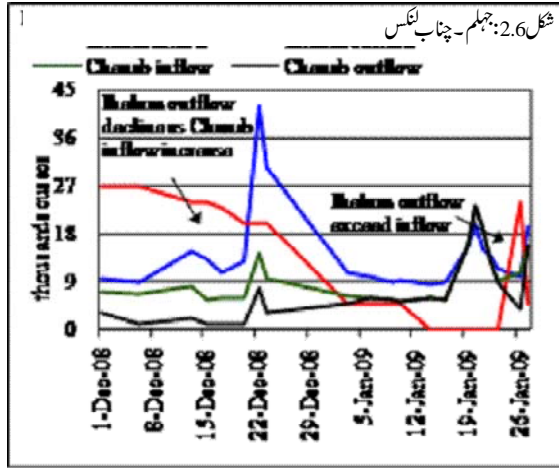
سال 2009ء کے دوران چناب میں آخر سال کی اوسط کم ہو کر 6,000 کیوسک رہی جبکہ دسمبر۔جنوری مالی سال 2008ء میں اس کی اوسط 10,000 کیوسک تھی۔ چناب کے علاقوں میں پانی کی فراہمی میں خاصی کمی کی اہم وجہ بھارت کی جانب سے بنگلیہار ڈیم کا پانی روکنا ہو سکتا ہے۔ نتیجتاً، پانی کی آمد میں ہونے والی کمی کے ازالے کے لیے رسول ڈاون اسٹریم پر جہلم چناب لنک کینال کے ذریعے پانی فراہم کیا

جاتا ہے۔ اس لیے منگلا ڈیم سے پانی کے ذبردست اخراج کا سبب بنگلیہار کے آبی ذخیرے سے پانی کی آمد کی پست سطح ہے اور یہ پانی وسطی اور جنوبی پنجاب کے علاقوں کو فراہم کیا گیا (دیکھئے شکل 2.6)۔



رجب مالی سال 2009ء کے آخری مہینوں کے دوران بارش کے معاون مغربی نظاموں کے ذریعے پانی کی آمد کو 2 ملین ایکڑ فٹ کی نشانیہ سطح پر رکھنے میں مدد ملی ہے۔ موجودہ صورتحال کا تقاضا ہے کہ اہم آبی گزرگاہوں خصوصاً دریائے سندھ کے ساتھ نئے ڈیموں کی تعمیر کا عمل فوری طور پر مکمل کیا جائے۔

کیونکہ یہ دریا ملک میں آبپاشی کے نہری نظام کو پانی کی فراہمی کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔



زرعی قرضے

جولائی تا جنوری مالی سال 2009ء کے دوران زرعی قرضوں کی تقسیم کی نمونہ ہو کر 11.5 فیصد پر آگئی جو گزشتہ پانچ برسوں کی پست ترین سطح ہے (دیکھئے جدول 2.7)۔ مالی سال 2009ء کے دوران مجموعی زیر کاشت رقبے میں اضافے کو مد نظر رکھتے ہوئے مذکورہ صورتحال کی وضاحت ان عوامل سے ہوتی ہے؛ (1) مصنوعی کھاد کی قیمتوں میں کمی کے رجحان کے باعث کسانوں نے ان کی خریداری میں تاخیر کر دی (2) حالیہ مہینوں کے دوران یوریا کی قدر سے پست قیمتوں کے نتیجے میں مالکاری کی

ضروریات میں کمی واقع ہو گئی (3) کسان مصنوعی قلت کے باعث سرکاری نرخوں پر یوریا کی خریداری نہیں کر سکے، جو مالکاری کے لیے ان کی طلب میں کمی کا سبب بنی (4) رسد کے لحاظ سے مالی سال 2009ء کی دوسری سہ ماہی میں جنم لینے والا سیالیت کا عارضی بحران اور غیر ادا شدہ قرضوں کی بلند سطح بھی زرعی قرضوں میں توسیع کے راستے میں حائل رہی۔ مذکورہ آخری عامل کی توثیق اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ زرعی قرضوں کی نمونہ سست روی کا بنیادی سبب کمرشل بینکوں کا قرضوں کے اجرا سے متعلق محتاط رویہ اختیار کرنا ہے کیونکہ جولائی تا جنوری مالی سال 2009ء کے دوران زرعی ترقیاتی بینک لمیٹڈ کے قرضوں میں 17.1 فیصد کی مضبوط نمو ہوئی ہے، جبکہ مالی سال 2008ء کی اسی مدت کے دوران اس میں 3.4 فیصد کا اضافہ ہوا تھا۔

ملکی نجی بینکوں کی کارکردگی میں سست روی ان کے قرضوں کی تقسیم اور سالانہ ہدف کے تناسب سے بھی عیاں ہے جو کہ جولائی تا جنوری مالی سال 2008ء کے 63.2 فیصد سے گر کر جولائی تا جنوری مالی سال 2009ء میں 45.1 فیصد رہ گیا ہے، یہ تناسب گزشتہ پانچ برسوں کی 60 فیصد اوسط سے خاصا کم ہے۔

جدول 2.7: زرعی قرضے کی تقسیم (جولائی تا جنوری)

| ارب روپے | م 06ء | م 07ء | م 08ء | م 09ء |
|--------------------------|-------|-------|-------|-------|
| بینک | 45.8 | 49.7 | 73.0 | 80.6 |
| کمرشل بینک | 37.6 | 37.9 | 50.5 | 56.9 |
| پانچ بڑے کمرشل بینک | 8.2 | 11.8 | 22.4 | 23.7 |
| ملکی نجی بینک | 25.9 | 31.2 | 31.8 | 36.2 |
| تخصیصی بینک | 22.6 | 27.2 | 28.1 | 32.9 |
| زرعی ترقیاتی بینک | 3.3 | 4.0 | 3.7 | 3.3 |
| پنجاب پراونشل کمرشل بینک | 71.7 | 81.0 | 104.8 | 116.8 |
| مجموعی | 24.6 | 13.0 | 29.4 | 11.5 |
| نمو (فیصد) | | | | |

یہ بات ذہن نشین رکھنا ضروری ہے کہ مالی سال 2009ء کی پہلی ششماہی کے دوران پیداواری مقاصد کے لیے زرعی قرضوں کی تقسیم میں سست روی آئی ہے جبکہ ترقیاتی مقاصد کے لیے قرضوں کی نمونہ اضافہ ہوا ہے (دیکھئے جدول 2.8)۔ ترقیاتی قرضوں کی

نمونہ میں گزشتہ اور بالائے معاش فارم مالکان کا بڑا حصہ ہے جو یہ ظاہر کرتا ہے کہ زیادہ تر زرعی اشیاء سے بلند آمدنی کے باعث کاشت کار اپنے

ترقیاتی کام کو توسیع دینے کی استعداد کے حامل ہیں۔

| جدول 2.8: زرعی قرضے کی تقسیم (جولائی تا جنوری) | | | |
|---|---------|---------|-------------|
| ارب روپے | | | |
| میں 07ء* | میں 08ء | میں 09ء | |
| 62.0 | 77.2 | 80.7 | فاری |
| 40.8 | 46.5 | 51.3 | گزارہ |
| 14.6 | 17.2 | 18.3 | معاش |
| 6.6 | 13.5 | 11.1 | بالائے معاش |
| 0.7 | -- | 1.6 | کارپوریٹ |
| 57.9 | 71.8 | 73.4 | پیداواری |
| 4.2 | 5.3 | 5.7 | ترقیاتی |
| 9.7 | 27.6 | 36.1 | غیر فاری |
| 5.1 | 4.8 | 6.9 | چھوٹے فارم |
| 4.5 | 22.7 | 29.2 | بڑے فارم |
| *میں 07ء کے اعداد و شمار جولائی تا دسمبر کے ہیں۔ -- برائے نام | | | |

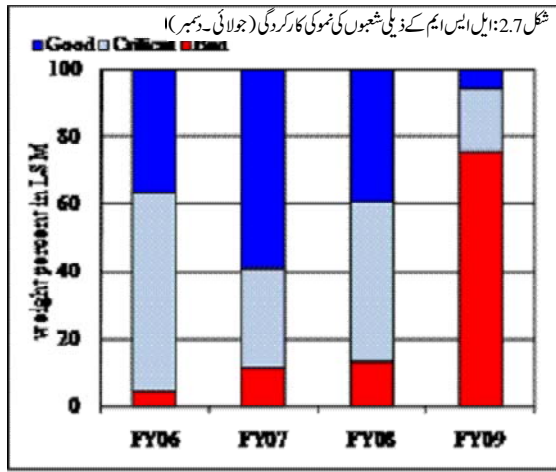
جولائی تا جنوری مالی سال 2009ء کے دوران گلہ بانی، ڈیری اور گوشت جیسے غیر فاری شعبے کے قرضوں میں 68.5 فیصد کا قابل ذکر اضافہ ہوا۔ مالی سال 2009ء کے ابتدائی سات مہینوں کے دوران گلہ بانی کے قرضوں میں 25.7 فیصد نمو ہوئی اور یہ 29 ہزار سے بڑھ کر ستر ہزار تک پہنچ گئے۔ گلہ بانی کے شعبے میں قرضوں کے اجرا اور قرض گیاروں کی تعداد میں اضافہ چھوٹے قرضوں کی کامیابی کو ظاہر کرتا ہے۔ اس سے نہ صرف ڈیری اور گوشت کی مصنوعات کی فراہمی بلکہ غربت کے خاتمے میں بھی مدد ملے گی۔ غیر فاری شعبے کے اہم زمرے مرغابی کی نمو بھی اگرچہ اتنی ہی رہی تاہم قرضوں کے اجرا میں اس کا حصہ جولائی۔جنوری مالی سال 2008ء کے 70.1 فیصد سے گر کر جولائی تا جنوری مالی سال 2009ء

| جدول 2.9: غیر فاری شعبہ (پہلی ششماہی) | | |
|---------------------------------------|---------|---------------------|
| میں 08ء | میں 09ء | |
| 33,403 | 41,977 | قرض گیاروں کی تعداد |
| 955 | 1,172 | گلہ بانی |
| 7.6 | 12.9 | مرغابی |
| 17.8 | 22.1 | گلہ بانی |
| | | مرغابی |

میں 63.2 فیصد ہو گیا ہے (دیکھئے جدول 2.9)۔ مرغابی کے شعبے میں قدرے سست نمو سے گزشتہ موسم میں برڈ فلو وائرس پھیلنے کے باعث ہونے والے بھاری نقصانات کے سبب سرمایہ کاری میں محتاط رویے کی عکاسی ہوتی ہے۔ مذکورہ صورتحال اور مرغابی مصنوعات کی قدرے بلند قیمتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے توقع ہے کہ مالی سال 2009ء کے بقیہ مہینوں میں مرغابی شعبے کے لیے قرضوں میں اضافہ ہوگا۔

2.2 بڑے پیمانے کی اشیا سازی

جولائی تا دسمبر م س 09ء کے دوران بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی پیداوار میں 4.7 فیصد کا وسیع الہیاد زوال دیکھنے میں آیا¹³ جبکہ گزشتہ سال کی اسی مدت میں 5.2 فیصد کا اضافہ ہوا تھا (دیکھئے شکل 2.7)۔¹⁴ اس زوال کی وجہ متعدد عوامل تھے جن میں توانائی کی قلت میں شدت، خام مال کی لاگت میں اضافہ اور ملکی و بیرونی طلب میں کمی شامل ہیں۔



اول، توانائی کی فراہمی میں رکاوٹ اور بجلی، گیس اور ڈیزل کی قیمتیں بڑھنے سے ملکی صنعت کی پیداواریت کم ہو گئی اور پیداوار کی لاگت میں اضافہ ہو گیا۔ دوم، اگرچہ جولائی 2008ء سے عالمی اجناس کے نرخ کسی حد تک کم ہونے لگے تاہم بیشتر صنعتی سامان کی ملکی قیمتیں بلند سطح پر ہی رہیں۔ اسی طرح روپے کی قدر میں کمی اور تغیر نے بھی درآمد شدہ مال کی لاگت بڑھا دی۔ سوم، عالمی کساد بازاری نے بھی منفی اثرات مرتب کیے اور بیرونی طلب میں کمی کی وجہ سے برآمدات پر انحصار کرنے والی صنعتیں (خصوصاً ٹیکسٹائل) متاثر ہوئیں۔ ان صنعتوں کو اس بنا پر بھی مارکیٹنگ کے مسائل کا سامنا کرنا پڑا کہ غیر ملکی خریدار امن و امان کی صورتحال اور ملک کے امیج کی وجہ سے پاکستان کا سفر کرنے سے گریز کر رہے ہیں جس سے پاکستانی صنعت کاروں کو بروقت سامان فراہم کرنے میں مشکلات پیش آرہی ہیں۔ چہارم، ملکی طلب خصوصاً پائیدار صارفی اشیا کی نمو میں کمی بھی شعبہ صنعت کی ناقص کارکردگی کا باعث بنی۔ صارفین کی طلب میں کمی کی وجہ ایک تو صارفی

جدول 2.10: صارفی پائیدار اشیا: قرضے اور پیداوار کے رجحانات فیصد نمو

| قرضہ | م س 06ء | م س 07ء | م س 08ء | م س 09ء |
|--------------------|---------|---------|---------|---------|
| کار | 25.5 | 7.7 | 7.2 | -12.2 |
| صارفی پائیدار اشیا | 16.7 | 8.2 | 0.3 | -11.1 |
| پیداوار | | | | |
| کاریں اور جہازیں | 29.1 | 15.8 | -1.3 | -45.4 |
| الیکٹرانکس | 17.6 | 8.2 | -0.9 | -13.9 |

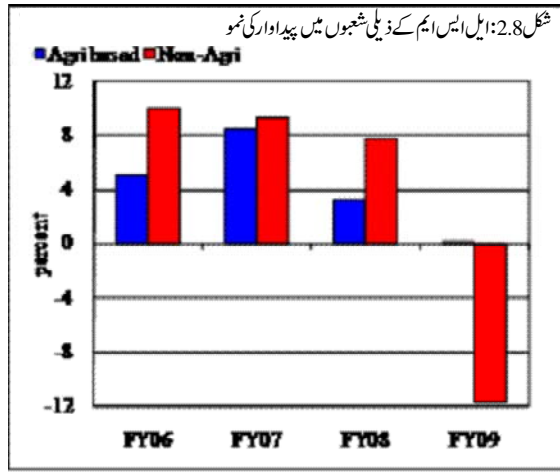
مالکاری پر بلند شرح سود تھی اور دوسری وجہ یہ تھی کہ کمرشل بینک اس مد میں غیر ادا شدہ قرضوں کی وجہ سے مالکاری فراہم کرنے میں پس و پیش کر رہے تھے (دیکھئے جدول 2.10)۔¹⁵ جس کے گاڑیوں اور الیکٹرانکس کی صنعتوں پر براہ راست اثرات پڑے ہیں۔

¹³ گاڑیوں، الیکٹرانکس اور شکر کو شامل نہ کیا جائے تو بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی نمو 0.1 فیصد بنتی ہے۔

¹⁴ حقیقی نمو والی صنعتوں کو خراب، 0 سے 5 فیصد نمو والی صنعتوں کو نازک اور 5 فیصد سے زائد نمو والی صنعتوں کو اچھی کہا جاتا ہے۔

¹⁵ آخر دسمبر 2008ء تک (جس کے لیے تازہ ترین اعداد و شمار دستیاب ہیں) صارفی پائیدار اشیا کے لیے غیر ادا شدہ قرضوں (غیر ادا شدہ قرضے، واجب الادا رقم کی فیصد کے طور پر) کی شرح 7.2 تھی جو بلند ترین ہے۔ نتیجے کے طور پر بینکوں نے پائیدار اشیا کی صارفی مالکاری کے لیے کریڈٹ رسک پر بیم بڑھا دیا۔

علاوہ ازیں اجناس کی قیمتوں میں اضافے کا رجحان عدیم النظیر تھا اور زیادہ تر تجربہ کاروں کی رائے یہ تھی کہ یہ صورتحال کم سے کم ایک دہائی تک جاری رہے گی۔ اس لیے ایسی فرمز جنہوں نے سامان کا ذخیرہ جمع کیا اور بڑھتی ہوئی قیمتوں کے ماحول میں بلند منافع کی توقع کر رہی تھیں، اجناس کی عالمی قیمتیں کم ہونے پر انہیں اب مسائل کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ نتیجے کے طور پر وہ ملکی صنعتیں جنہوں نے بڑھتی ہوئی عالمی قیمتوں کے ساتھ اپنے نرخ بڑھا دیے تھے اب اسی رفتار سے قیمتیں کم نہیں کر پارہیں جس کی بنا پر انہیں نسبتاً سستے متبادلات (چاہے درآمدات ہوں یا غیر زرعی شعبے کی پیداوار) سے سخت مسابقت کا سامنا ہے۔

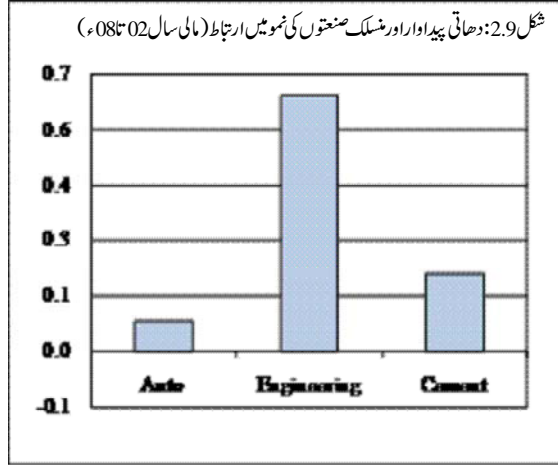


اس صورتحال میں چھوٹے ذیلی شعبے بھی (صارفی پائیدار اشیا، سیمنٹ، دھات وغیرہ) جو پائیدار نمو کا مظاہرہ کر رہے تھے (زراعت پر مبنی صنعتوں کی متغیر پیداوار کے برخلاف جو بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے شعبے کا 66 فیصد ہیں) (دیکھئے شکل 2.8) سخت دباؤ میں آ گئے۔ ان چھوٹے شعبوں کی سست نمو بھی ان کی نرخوں کے تعین کی پالیسیوں اور ساختی کمزوریوں سے منسوب کی جاسکتی ہے (دیکھئے باکس 2.1)۔ خاص طور پر جولائی 2008ء اور اس

کے بعد دھات، تیل، کیمیکلز وغیرہ کی عالمی قیمتوں میں نمایاں کمی کے باوجود گاڑیوں اور الیکٹرانکس کی ملکی قیمتیں مسلسل بلند ہو رہی ہیں۔ گاڑیوں کی فوری ڈیلیوری پر پریمیم کی بڑی وجہ پیداواری استعداد کا پوری طرح استعمال نہ ہونا ہے۔

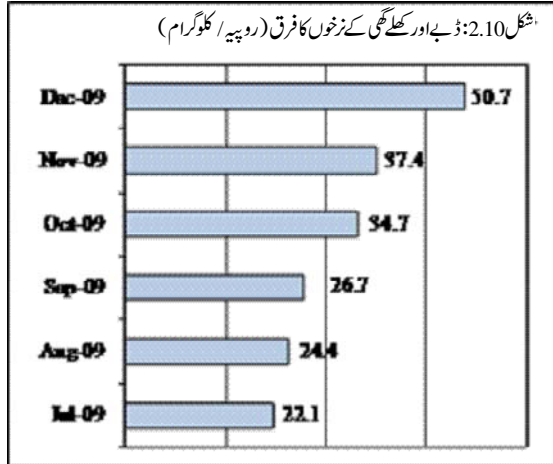
دنیا بھر میں گاڑیوں کی صنعت اپنی مصنوعات کی پائیدار طلب کے لیے اداروں کی مالکاری پر انحصار کرتی ہے۔ پاکستان میں 2000ء کے عشرے کے اوائل میں صارفی مالکاری کی منڈی نئی تھی اور اس نے تیزی کے ساتھ ترقی کی۔ تاہم، اس کی ترقی کے ساتھ ہی اس کے غیر ادا شدہ قرضوں میں تیزی سے اضافہ ہونے پر بینکوں کو اندازہ ہوا کہ انہیں قرضے دینے کے سلسلے میں زیادہ محتاط پالیسی اختیار کرنی چاہیے تھی۔ اس لیے بینکوں نے قرضوں کے اجراء میں کمی کر دی، جس سے صارفی اشیا کی طلب پر دباؤ مزید بڑھ گیا۔ مزید برآں مقامی اسمبلرز نے اپنی مصنوعات کی قیمتیں کئی گنا بڑھا دیں جس کی وجہ سے متوسط طبقے (جو پہلے ہی غذائی اشیا اور ایندھن کی گرانی کی وجہ سے دباؤ میں تھا) کے لیے نئی مصنوعات خریدنا اور مشکل ہو گیا۔ ایندھن کے نرخ گرنے کے باوجود گاڑیوں کی طلب میں اضافہ نہیں ہو رہا۔ الیکٹرانکس کی صنعت کی کارکردگی بھی توقع سے کم رہی جس کی بڑی وجہ بجلی کی شدید قلت اور مالکاری کی لاگت میں اضافہ تھا۔

میں 09ء کی پہلی ششماہی کے دوران دھات کی صنعت کی پیداوار میں بھی 10.6 فیصد کمی ہوئی۔ یہ صنعت اجناس کی بلند عالمی قیمتوں کے تاخیر سے ہونے والے اثرات کا شکار ہے اور اسے پی ایس ڈی پی کے تحت سرکاری شعبے کے اخراجات گھٹنے کے باعث ملکی تعمیراتی سرگرمیوں میں سست رفتاری کا بھی سامنا ہے۔ مشرق وسطیٰ میں غیر منقولہ جائیداد کی سمت سرمائے کے فراہم کنندہ گرانی کی بنا پر تعمیرات کی لاگت میں اضافے نے بھی



ملکی تعمیراتی سرگرمیاں کم کر دیں۔ مقامی منڈی کو سینٹ کی فراہمی بھی، جو م س 09ء کی پہلی ششماہی کے دوران 14 فیصد کم ہو گئی، اس امر کی شہادت ہے کہ تعمیراتی سرگرمیاں سست پڑ گئی ہیں جس کی وجہ سے دھات کی پیداوار کو طلب کی کمی کا سامنا ہے۔ تاہم توانائی کی قلت اور صارفی پائیدار اشیا میں کمی بھی دھات کی پیداوار کی نمو کو متاثر کر رہی ہے (دیکھئے شکل 2.9)۔ طلب پیدا کرنے والی صنعتوں میں سستی کی بنا پر ذخیرہ کردہ سامان میں اضافہ بھی دھات کے ذیلی شعبے کی پیداواری سرگرمیوں میں سست رفتاری کا سبب ہے۔

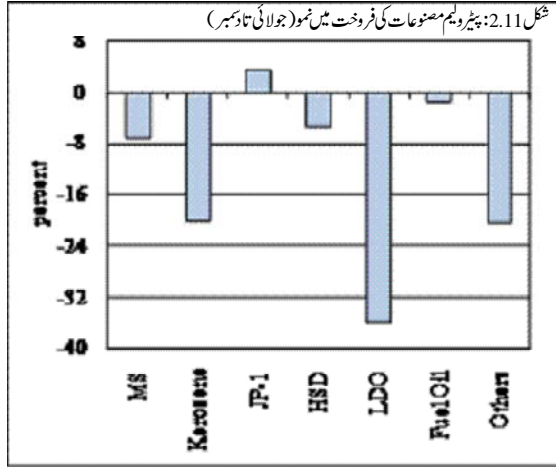
شکر کی پیداوار جس کی م س 08ء کے دوران ریکارڈ نمونہ ہوئی تھی اس سال گنے کی پیداوار میں 18.5 فیصد کمی کی بنا پر مسائل کا شکار ہے۔ گڑ سازی کی صنعت بھی شکر کی ملز کے لیے گنے کے حصول کو دشوار بنا رہی ہے۔ زرخوں اور ادائیگیوں کے مسئلے پر کاشتکاروں اور شکر کی ملز کے درمیان جاری تنازع نے کاشتکاروں کو مجبور کر دیا کہ اپنی پیداوار شکر کی ملز کے بجائے گڑ سازی کی صنعت کو فروخت کریں۔ اس کے علاوہ بازار کے ذرائع سے ملنے والی معلومات سے ظاہر ہوتا ہے کہ کاشتکاروں کو گڑ کے لیے اسپاٹ پر اچھی قیمت مل رہی ہے اور بعض علاقوں میں تو انہیں بار برداری کے اخراجات بھی برداشت نہیں کرنے پڑتے کیونکہ



مڈل مین نقد ادائیگی پر پیداوار کے مقام پر ہی سامان اٹھانے پر تیار ہوتا ہے۔ ملز کو اضافی قیمت پر بھی گنا فروخت کیا جائے تو بار برداری کا خرچ برداشت کرنا پڑتا ہے اور بعض صورتوں میں قیمت کی ادائیگی میں تاخیر ہوتی ہے۔

قیمتوں کے معاملے پر بنیاتی گھی کی صنعت کو بھی غیر رسمی شعبے سے مسابقت کا سامنا ہے کیونکہ کھلے اور ٹن کے گھی میں فی کلوگرام کا فرق م س 09ء کے دوران 50 روپے فی کلو تک پہنچ گیا ہے (دیکھئے شکل

2.10)۔ زرخوں کے اتنے زیادہ فرق کی بنا پر تبدیلی اثر (substitution effect) پیدا ہو گیا ہے یعنی لوگ ٹن کو چھوڑ کر سستا گھی استعمال کرنے لگے ہیں خصوصاً دیہی علاقوں میں یہ کیفیت زیادہ ہے۔



بڑے پیمانے کی اشیا سازی پٹرولیم، تیل اور لبریکیشنز کا ایک اور ذیلی شعبہ ہے جس کی پیداوار میں م س 09ء کی پہلی ششماہی کے دوران کمی ریکارڈ کی گئی۔ اس شعبے میں قرضوں کے چکر کا مسئلہ بھی، جو بہت زیر بحث رہا ہے، مسئلے کی سنگینی میں اضافہ کر رہا ہے کیونکہ ریفائنریز مالی مشکلات کا شکار ہیں۔ پی ایس او مختلف ریفائنریز کو لگ بھگ 38 ارب روپے کا مقروض ہے اور آئی پی پیز سے اسے تقریباً 85 ارب روپے وصول کرنے ہیں۔ اس سے مسئلے کی شدت کا اندازہ ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں پٹرولیم، تیل اور لبریکیشنز کی نسبتاً بلند قیمتوں اور مجموعی طور پر معاشی سرگرمیوں میں سست رفتاری کے باعث پٹرولیم، تیل اور لبری کنٹنس کی فروخت جولائی تا دسمبر م س 09ء کے دوران 4.8 فیصد (سال بسال) کم ہو گئی۔

جدول 2.11: جولائی تا دسمبر م س 09ء میں برآمدی آمدنی کی اساس

| لیٹن امریکی ڈالر | مقدار | قیمت |
|------------------------------|--------|--------|
| خام کپاس | 43.8 | -2.5 |
| سونی دھاگہ | -104.6 | -10.7 |
| سونی کپڑا | 87.4 | -35.5 |
| دھکی ہوئی روٹی | -5.6 | 3.2 |
| دھاگہ علاوہ سونی دھاگہ | -10.7 | -0.4 |
| ہوزری | 111.5 | -103.9 |
| بستر کی چادریں وغیرہ | 12.1 | -118.3 |
| تولیے | 73.8 | -23.4 |
| ترپالن اور کیوس کی دیگر اشیا | -5.9 | -4.8 |
| تیار ملبوسات | -50.7 | -24.9 |
| آرٹ سلک اور سنٹھیک ٹیکسٹائل | 68.3 | -23.0 |
| کل | 219.4 | -344.3 |

ٹیکسٹائل کا شعبہ، جس کا انحصار برآمدات پر ہے اور جو اس لیے بین الاقوامی چھجکوں سے زیادہ متاثر ہوتا ہے، عالمی کساد بازاری کی وجہ سے سخت دباؤ کا شکار ہے۔ اگرچہ جولائی تا دسمبر م س 09ء کے دوران ٹیکسٹائل کی پیداوار تھوڑی کم (0.4 فیصد) ہو گئی تاہم اس کی برآمدات میں اسی مدت میں مقداری بنیادوں پر 21 کروڑ 94 لاکھ ڈالر کا اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ برآمدات میں اضافے کا جزوی سبب 2008ء کے دوران روپے کی قدر میں کمی ہو سکتی ہے (دیکھئے جدول 2.11)۔ پاکستانی چادروں وغیرہ پر اینٹی ڈمپنگ ڈیوٹی کے خاتمے کا حالیہ فیصلہ ایک حوصلہ افزا پیش رفت ہے اور اس سے ملکی ٹیکسٹائل کی صنعت کے کسی حد تک بحال ہونے کی توقع ہے۔ تاہم بین الاقوامی منڈی میں

جہاں مسلسل مسابقت بڑھ رہی ہے طویل مدتی بقا کے لیے ٹیکسٹائل کے شعبے کو مارکیٹنگ کے نئے طریقے آزمانے، دوسری صنعتوں سے ارتباط، انضمام، مصنوعات میں تنوع لانے کے علاوہ مصنوعات کا معیار بلند رکھنے کی ضرورت ہے۔

اسی طرح موٹر ٹائر اور ٹیوب کی صنعت میں پلک کے آثار دکھائی دے رہے ہیں کیونکہ اس کی پیداواری نمواس وقت 11.2 فیصد رہی جب گاڑیوں

کی صنعت (جہاں ٹائروں اور ٹیوبوں کی طلب پیدا ہوتی ہے) اچھی حالت میں نہ تھی۔ حقیقت یہ ہے کہ پچھلے چھ برسوں کے دوران گاڑیوں کی تعداد میں بے پناہ اضافہ ہوا ہے جس سے ٹائروں کی تبدیلی کی طلب بڑھ گئی ہے۔ بڑھتی ہوئی طلب زیادہ تر بی ایم آر سے پوری ہوئی جو جنرل ٹائرز نے گزشتہ برس کیا تھا۔ جس سے اس کی استعداد کے علاوہ مصنوعات کا معیار بہتر ہو گیا ہے۔ علاوہ ازیں درآمد شدہ ٹائروں کی قیمتوں میں غیر متناسب اضافے سے بھی ملکی صنعت کو فائدہ پہنچا ہے۔

کھاد بڑے پیمانے کی اشیاء سازی کے شعبے میں قابل ذکر وزن والی واحد صنعت ہے (4.5 فیصد) ہے جس کی نمو میں جولائی تا دسمبر 09ء کے دوران دو ہندسی اضافہ ہوا جس کا ایک سبب مستحکم طلب اور دوسرا کم تر بیس افیکٹ تھا کیونکہ پچھلے سال بی ایم آر اور توسیع کی خاطر ایک فاسفٹیک کھاد پلانٹ بند ہوا۔ تاہم اس شعبے کو استعداد میں توسیع کے لیے سرمایہ کاری درکار ہے کیونکہ فاسفٹیک (جس کی پیداوار فاسفٹ کے پتھر سے ہوتی ہے جو پاکستان میں وافر مقدار میں دستیاب نہیں) اور غیر فاسفٹیک (جس کی پیداوار گیس کی مسلسل فراہمی پر ہے) کھادوں دونوں کی موجودہ استعداد ملکی طلب سے کم ہے۔

باس 2.1: صنعتی شعبے کو درپیش ساختی مسائل - ایک حالیہ جائزہ¹⁶

پاکستان کے صنعتی شعبے کو بیشتر ان مسائل کا سامنا ہے جو دنیا بھر خصوصاً ایشیا میں ترقی پذیر معیشتوں کو درپیش ہیں۔ ان مسائل کو تین زمروں میں بانجا جاسکتا ہے: وہ مسائل جو خود صنعتوں کی غفلت کی وجہ سے حل نہ ہو سکے (تحقیق و ترقی)، وہ مسائل جو ناکافی حکومتی امداد کی وجہ سے پیدا ہوئے (انفراسٹرکچر) اور وہ جہاں شراکت کی ضرورت تھی لیکن دستیاب نہ ہو سکی (مہارتوں پر مبنی ترقی)۔ ان عوامل کی بنیاد پر دنیا بھر میں 25 ترقی پذیر معیشتوں کی درجہ بندی عالمی پیداواری مشاورت کرتی ہے (دیکھئے جدول 2.1.1) جس کے مطابق پانچ ارازمو کے لیے پاکستان کے امکانات مذکورہ معیشتوں میں سب سے کم ہیں۔ یہ امکانات تحقیق و ترقی کی صلاحیت، مختلف شعبوں میں مہارتوں کی سطح، انفراسٹرکچر کی ترقی اور تجارتی سرگرمیوں کے لیے حکومتی اہلکاروں کے تعاون کے پیمانوں کی مدد سے سامنے آئے ہیں۔

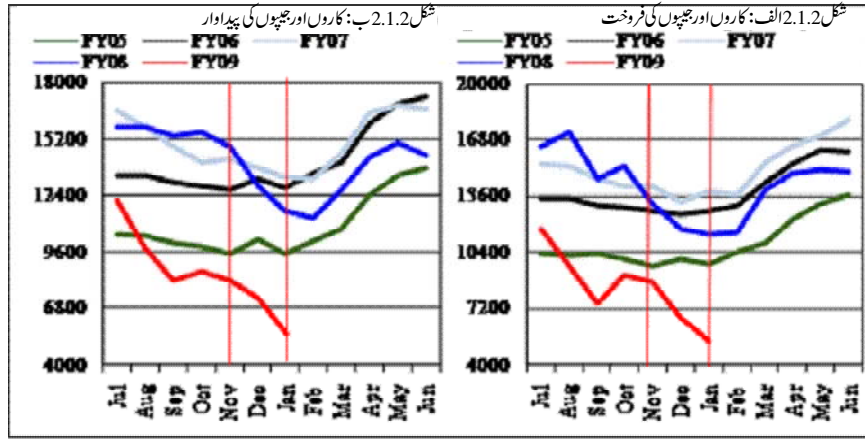
اسی طرح کارکردگی کے منتخب اظہار بے جوہر صنعتی اضافہ قدر کی سطح کو ظاہر کرتے ہیں بہت حوصلہ افزائی نہیں۔ پاکستان کی برآمدی نمونہ اپنے کاروباری حریفوں سے کم رہی اور مجموعی اعلیٰ ٹیکنالوجی کی برآمدات میں حصہ بھی کم رہا۔ واحد امید ٹیکنالوجی کی صنعت ہے جس میں برآمدی تخصیص میں پاکستان سرفہرست ہے حالانکہ ہماری برآمدی نمونہ کم رہی ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ پالیسی سازوں اور صنعت کاروں کو حریفوں پر سبقت رکھنے کے لیے بہت محنت کرنی ہوگی۔ کیمیکلز، الیکٹرانکس اور مشینری جیسی بنیادی صنعتوں پر خاص توجہ دینی ہوگی جو جدید دور میں معاشی ترقی کی اساس ہیں۔

جدول 2.1.1: 2008ء میں ترقی کے مختلف شعبوں میں پاکستان کی درجہ بندی

| صنعتی-استعداد اسکور ویو (0.000 - 1.000) | پاکستان کا اسکور | پاکستان | انڈونیشیا | بھارت | فلپائن | چین | تھائی لینڈ | مالانیشیا |
|--|------------------|---------|-----------|-------|--------|-----|------------|-----------|
| امکانی درجہ بندی | | | | | | | | |
| مہارتوں پر مبنی تحقیق و ترقی کی استعداد | 0 | 23 | 21 | 22 | 16 | 19 | 10 | 15 |
| انفراسٹرکچر حکومت | 0.083 | 19 | 21 | 20 | 23 | 13 | 11 | 8 |
| تمام اظہار بے | 0 | 25 | 24 | 19 | 21 | 16 | 15 | 10 |
| برآمدات میں اوسط سالانہ نمو (0.0 - 30.0%) | 0 | 25 | 24 | 23 | 22 | 18 | 14 | 12 |
| برآمدی نمونہ | 7.9 | 23 | 24 | 7 | 21 | 1 | 9 | 17 |
| برآمدات میں اعلیٰ ٹیکنالوجی کا حصہ (0.0 - 80.0%) | 0.7 | 25 | 12 | 18 | 1 | 7 | 6 | 2 |
| برآمدی تخصیصی اشاریہ کی قیمت (0.00 - 5.00) | 0.01 | 25 | 16 | 15 | 18 | 19 | 12 | 20 |
| گاہریاں | 0.4 | 22 | 10 | 5 | 25 | 21 | 11 | 17 |
| کیمیکلز | 0.01 | 25 | 10 | 20 | 1 | 7 | 5 | 2 |
| الیکٹرانکس | 0.07 | 25 | 20 | 16 | 17 | 19 | 11 | 21 |
| مشینری | 9.09 | 1 | 6 | 4 | 9 | 7 | 8 | 19 |
| ٹیکنالوجی + کپڑا | | | | | | | | |

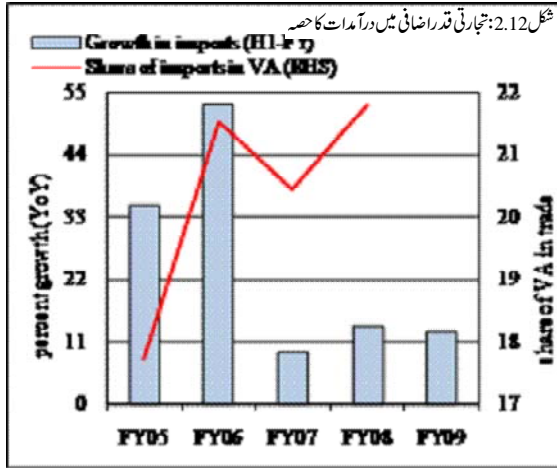
ماخذ: www.global-production.com

¹⁶ اس باس کا مواد زیادہ تر www.global-production.com سے لیا گیا ہے۔ گلوبل پروڈکشن سوئٹزرلینڈ کی ایک اقتصادی کونسلٹنسی ہے جس کی تخصیص تحقیق اور عالمی پیداواری سرگرمیوں کے حوالے سے ابھرتی ہوئی معیشتوں کے بارے میں مشاورت فراہم کرتا ہے۔



2.3 شعبہ خدمات

شعبہ خدمات کے اہم اظہاریوں کے ششماہی اعداد و شمار سے ظاہر ہے کہ اگرچہ شرح نمو کم ہوئی ہے تاہم امکان ہے کہ یہ سالانہ ہدف کے قریب ہوگی۔ شعبہ خدمات میں سست نمو حیران کن نہیں کیونکہ م س 09ء کے لیے 6.1 فیصد نمو کا ہدف پچھلے سال کے دوران حاصل کردہ 8.2 فیصد ہدف سے خاصا کم تھا۔ سست رفتاری کی توقعات م س 09ء کے دوران درآمدی نمو میں تیزی سے کمی اور ملکی معیشت کی کمزوری پر مبنی تھیں۔ م س 09ء کی پہلی ششماہی میں بڑے پیمانے کی اشیا سازی اور درآمدات کی نمو اور کمرشل بینکوں کی نفع آوری میں کمی کی بنا پر یہ توقعات درست ثابت ہوئیں۔ تاہم ٹرانسپورٹ کے شعبے میں



ثبت پیش رفت، مرکزی بینک کی نفع آوری میں اضافے نیز دفاعی اخراجات بڑھنے سے شعبہ خدمات میں تھوڑی بہتری دکھائی دیتی ہے۔

جدول 2.12: شعبہ خدمات کوئی شعبے کا قرض (پہلی ششماہی)

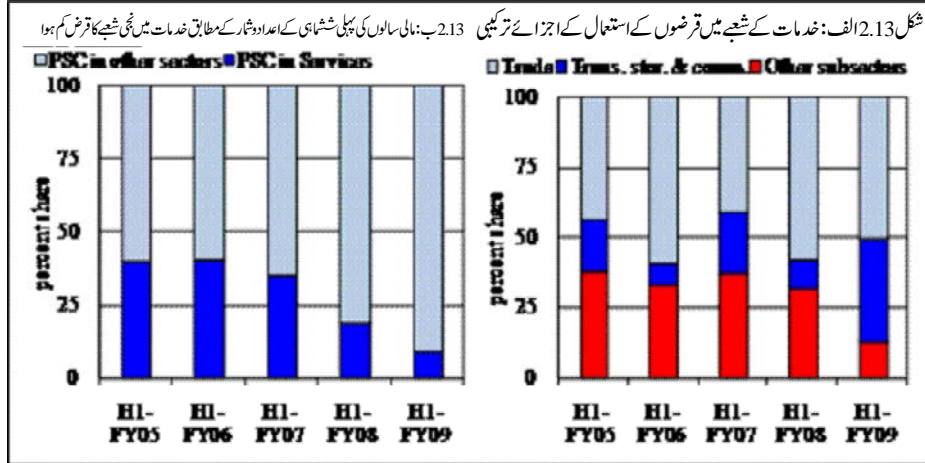
| فیصد نمو | م س 06ء | م س 07ء | م س 08ء | م س 09ء |
|-----------------------------------|---------|---------|---------|---------|
| کاروبار اور تجارت | 32.7 | 15.5 | 10.7 | 3.5 |
| ہوٹل اور ریسٹوران | 7.4 | 38.8 | 2.6 | 5.4 |
| ٹرانسپورٹ، ذخیرہ کاری اور مواصلات | 12.4 | 25.9 | 4.6 | 6.9 |
| جائیداد | 30.9 | 11.5 | 23.4 | 1.9 |
| تعلیم | -11.9 | 19.7 | 11.4 | 15.1 |
| صحت اور سماجی خدمت | -21.0 | 38.9 | -2.8 | 16.9 |
| معاشرتی و ذاتی خدمات | 65.6 | -0.8 | 16.8 | 1.6 |
| دیگر نجی کاروبار | 25.4 | 40.0 | -27.5 | -7.6 |
| خدمات میں پی ایس سی | 26.8 | 19.0 | 8.3 | 3.3 |

ماخذ: اسٹیٹ بینک

شعبہ وارتجریے سے انکشاف ہوتا ہے کہ م س 09ء کی پہلی ششماہی میں معاشی سست رفتاری کا سب سے زیادہ اثر تھوک اور خوردہ تجارت کے ذیلی شعبے پر مرتب ہوا ہے۔ درآمدات کی نمو میں کمی نے تھوک اور خوردہ تجارت کو متاثر کیا ہے کیونکہ درآمدات اس ذیلی شعبے میں تقریباً ایک تہائی اضافہ قدر کا باعث بنی (دیکھئے شکل 2.12)۔ اسی طرح بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی پیداوار کا تجارت کے ذیلی شعبے پر منفی اثر پڑا ہے۔ اس کے علاوہ قرضوں کے استعمال (دیکھئے جدول 2.12 اور شکل 2.13) اور بیرونی براہ راست سرمایہ کاری¹⁷ میں کمی اس جانب اشارہ کرتی ہے

کہ م س 09ء کے دوران جی ڈی پی نمو میں تجارت کے ذیلی شعبے کا حصہ گھٹ گیا ہے۔ تاہم امید ہے کہ چاول کی شاندار پیداوار، کپاس کی فصل میں تھوڑی بہتری اور گندم کی متوقع ریکارڈ پیداوار سے منفی اثرات کسی حد تک زائل ہو جائیں گے۔

¹⁷ م س 09ء کی پہلی ششماہی میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری 7.8 فیصد کم ہوئی۔



شعبہ تجارت کے برخلاف ٹرانسپورٹ، ذخیرہ کاری اور مواصلات کے ذیلی شعبے میں زیادہ تر اظہار یہی م س 08ء کی نسبت م س 09ء کے دوران بہتری کا اشارہ دے رہے ہیں (دیکھئے جدول 2.13)۔ اس شعبے کو متوقع طور پر تیل کی قیمتوں میں تیزی سے کمی، ہلکی کمرشل گاڑیوں کی پیداوار میں اضافے، مسلسل بلند درآمدت کی بنا پر ذخیرہ کاری کی سرگرمیوں اور بعض اہم فصلوں کی ریکارڈ پیداوار سے فائدہ پہنچنے کا امکان ہے۔ بین الاقوامی کساد بازاری کے باوجود ٹرانسپورٹ، ذخیرہ کاری اور مواصلات کی مثبت صورتحال کی عکاسی قرضوں کے استعمال میں اضافے اور بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں مثبت نمونے بھی ہوتی ہے۔ دوسری جانب م س 09ء کی پہلی ششماہی میں مواصلات کے شعبے میں استحکام کے امکانات نظر آئے ہیں۔ دسمبر 2008ء میں پہلی بار موبائل فون کے شعبے میں استعمال کنندگان کی تعداد میں معمولی کمی پائی گئی ہے¹⁸ جس کا سبب غالباً پی ٹی اے کی مہم کی وجہ سے غیر رجسٹرڈ سیل کنکشنز کی بندش ہے۔ حوصلہ افزا امر یہ ہے کہ اگرچہ استعمال کنندگان کی تعداد میں کسی حد تک کمی آئی ہے تاہم موبائل اور ڈبلیو ایل ایل سروسز سے ہونے والی آمدنی میں بدستور اضافہ ہو رہا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ بند ہونے والے زیادہ تر کنکشنز استعمال میں نہیں تھے۔

م س 09ء کی پہلی ششماہی کے دوران مالیات اور بینے کے شعبے کی کارکردگی ملی جلی رہی۔ اس ششماہی میں کمرشل بینکوں کی نفع آوری کم ہوئی تاہم مرکزی بینک کا منافع (جو حکومت کو منتقل کیا گیا) 52 فیصد بڑھ گیا۔

مزید برآں مالی سال کی دوسری ششماہی میں کمرشل بینکوں کی کارکردگی بہتر ہونے کی توقع ہے کیونکہ: (1) مرکزی بینک کے مؤثر اور موزوں اقدامات کی بنا پر پہلی ششماہی کے دوران کمرشل بینکوں کو درپیش سیالیت کی کمی کا مسئلہ حل کر لیا گیا ہے، اور (2) اسٹیٹ بینک نے کمرشل بینکوں کو قرضوں کی ضمانت کی فورسڈ سیلز ویلیو کے 30 فیصد کا فائدہ پہنچانے کی ہدایت جاری کی ہے۔ ان اقدامات کے علاوہ پہلی ششماہی کے دوران بیرونی براہ راست سرمایہ کاری بڑھنے سے بالعموم مالی اداروں اور بالخصوص کمرشل بینکوں کی نفع آوری میں اضافہ ہوگا۔

¹⁸ سیلر ڈینسٹی م س 09ء کی پہلی سہ ماہی میں 55.9 فیصد سے کم ہو کر آخر دسمبر 2008ء تک 55.8 فیصد ہو گئی۔

مالیاتی استحکام کی کوششوں کے باوجود ملک کے شمالی علاقوں کی خراب صورتحال اور 2008ء کے اواخر میں بھارتی سرحد کے ساتھ فوج کی نقل و حرکت بڑھنے سے رواں سال کی پہلی ششماہی کے دوران انتظامی اور دفاعی اخراجات میں اضافہ ہو گیا۔ اسی طرح مئی 09ء کی آخری سہ ماہی میں بے نظیر اکم سپورٹ پروگرام کے تحت سماجی تحفظ کے اقدامات پر ہونے والے سرکاری اخراجات کمیونٹی اور سماجی خدمات کے شعبے میں اضافہ قدر کا سبب بنے۔ اس پروگرام کے لیے بجٹ میں رکھی گئی رقم کی وجہ سے وفاقی حکومت کے سماجی تحفظ کے اقدامات پر ہونے والے اخراجات مئی 09ء کے دوران گئے ہو کر جی ڈی پی کے 0.6 فیصد تک پہنچ گئے۔ چنانچہ مئی 09ء میں اس ذیلی شعبے میں مضبوط نمونہ کا امکان ہے۔

| جدول 2.13: شعبہ خدمات کی کارکردگی کے اظہار | | | | | |
|---|---------|---------|---------|---------|---------|
| فیصد نمو یا دیگر مذکورہ اکائی | | | | | |
| پہلی ششماہی | | | | | |
| مئی 06ء | مئی 07ء | مئی 08ء | مئی 07ء | مئی 08ء | مئی 09ء |
| -2.4 | 5.4 | 6.4 | | | |
| تھوک اور خوردہ تجارت | | | | | |
| 126.4 | 46.0 | 1.3 | 55.0 | -0.4 | -7.8 |
| تجارت میں ب ب س | | | | | |
| 38.8 | 6.9 | 30.9 | 9.1 | 13.8 | 12.9 |
| درآمدات | | | | | |
| 28.7 | 5.5 | 24.2 | 7.4 | 9.9 | 12.1 |
| تجارتی حجم (درآمدات و برآمدات) | | | | | |
| 4.0 | 6.5 | 4.4 | | | |
| ٹرانسپورٹ، ذخیرہ کاری اور مواصلات | | | | | |
| 76.6 | -4.9 | 44.8 | -1.8 | 3.6 | 35.7 |
| خام پرولیم درآمدات | | | | | |
| 16.6 | -5.5 | 1.8 | -6.7 | 1.6 | 7.7 |
| کمرشل گاڑیوں کی پیداوار | | | | | |
| 26.3 | 44.1 | 59.7 | - | 52.9 | 60.0 |
| ٹیلی ڈیٹنٹی (فیصد آبادی) | | | | | |
| 22.2 | 39.9 | 54.7 | - | 48.6 | 55.8 |
| سیلڈیٹنٹی (فیصد آبادی) | | | | | |
| - | 15.2 | 4.0 | 22.3 | 2.2 | -45.1 |
| ٹیلی مواصلات درآمدات | | | | | |
| - | 9.2 | -6.4 | 22.1 | 21.2 | -46.2 |
| ٹرانسپورٹ گروپ کی درآمدات | | | | | |
| 267.8 | -0.5 | -11.0 | 52.4 | 49.2 | 4.2 |
| ٹرانسپورٹ، ذخیرہ کاری اور مواصلات میں ب ب س | | | | | |
| 42.9 | 15.0 | 17.0 | | | |
| مالیات اور بیمہ | | | | | |
| 119.6 | 59.5 | 51.6 | 905.1 | 20.7 | 52.0 |
| انٹیٹ پینک کا منافع | | | | | |
| 76.4 a | 24 a | -1.8 a | 75.9 | 12.9 | 1.3 |
| کمرشل بینکوں کا منافع | | | | | |
| 22.2 | 182.6 | 72.4 | 340.0 | -32.7 | 77.2 |
| مالی کاروبار میں ب ب س | | | | | |
| 3.5 | 3.5 | 3.5 | | | |
| مکانات کی ملکیت | | | | | |
| 13.5 | 22.5 | 17.6 | 18.9 | 17.1 | 0.8 |
| سینٹ کی پیداوار | | | | | |
| 5.3 | 10.7 | -12.7 | 13.1 | -3.3 | -31.9 |
| وحشت کی پیداوار | | | | | |
| 10.1 | 9.1 | 10.9 | | | |
| نظم عامہ اور دفاع | | | | | |
| 14.3 | 3.3 | 14.1 | -3.4 | 14.7 | 12.1 |
| دفاع | | | | | |
| 32.8 | 8.8 | 17.8 | 18.4 | 8.7 | 17.5 |
| نظم عامہ و تحفظ کی خدمات | | | | | |
| -7.7 | 46.9 | 226.1 | -24.5 | 173.3 | 46.2 |
| معاشی امور کے اخراجات | | | | | |
| 9.9 | 8.8 | 9.4 | | | |
| کمیونٹی، سماجی اور ذاتی خدمات | | | | | |
| 162.5 | 23.8 | 16.3 | 1.3 | 51.5 | 13.7 |
| معاشرتی و ذاتی خدمات میں ب ب س | | | | | |
| 181.5 | 27.4 | 13.5 | 111.7 | 8.3 | 24.0 |
| شعبہ خدمات میں مجموعی ب ب س | | | | | |
| ☆ ب ب س: بیرونی براہ راست سرمایہ کاری الف: اعداد و شمار کیلنڈر سال کے ہیں۔ ب: سہ ماہی اعداد و شمار کیلنڈر سال کے ہیں۔ | | | | | |
| ج: بشمول ہلکی کمرشل گاڑیاں، بسیں، ٹرک اور ٹریکٹر۔ شرح نمو بڑے پیمانے کی اشیاء سازی میں تقابلی اوزان کے ذریعے نکالی گئی ہے۔ | | | | | |